گزشتہ سے پیوستہ
۵ ذوالقعدہ، ۱۴۴۴ھ / ۲۶ مئی، 2023ء
نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن تمہارا
یارسول اللہ
صلّی اللہ علیک وعلٰی اٰلک وأصحابک وأزواجک واُمّتک فی کلِّ اٰنٍ وَّلحظۃٍ عددَ کلِّ ذرّۃٍ ذرّۃٍ ألفَ ألفِ مرّۃٍ
نوٹ: اِس عنوان کا پہلا حصہ پڑھنے یا ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے لنک پر کلک کریں: https://archive.org/details/1_20230525_20230525_1325
مجلسِ عُلماءِ نظامیہ پاکستان
مرکزی دفتر: جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور
042-37374429 0315-7374429
alnizamia7374429@gmail.com
مجلس علماء نظامیہ پاکستان
Join our channel
مجلس علماء نظامیہ پاکستان
Follow our Account
Jamia Nizamia Rizvia
Like Our Page
Jamia Nizamia Rizvia
Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡہُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُہُمۡ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ۔

سیدِ عالم ﷺ کی شانِ محبوبیت ایسی بے مثال ہے کہ باری تعالیٰ کو اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کی نسبتیں بھی بہت پیاری ہیں۔ اُس نے قرآنِ کریم میں آپ ﷺ کی مختلف نسبتوں کی قسمیں ارشاد فرمائیں۔ اعلیٰ حضرت نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی:

وہ خُدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا! ترے شہر و کلام وبقا کی قسم

بارگاہِ الٰہی میں اُن کی نسبت کی قدر ومنزلت کا اندازہ اِس بات سے بھی لگایئے کہ ایک بزرگ نے شیخ ابو عبد اللہ محمد سَلاوِی رحمۃ اللہ علیہ (م:616ھ) کو خواب میں دیکھا، پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا؟ کہنے لگے: بخشش فرمادی۔ پوچھا: مغفرت کا سبب کیا بنا؟ فرمایا: بِشَیْءٍ مِّنَ النِّسْبَۃِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ مجھے سرکارِ دوعالم ﷺ کے ساتھ کچھ نسبت نصیب تھی، وہی بخشش کا سبب بن گئی۔ پوچھا: آپ سادات سے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ پوچھا: فَمِنْ أَیْنَ النِّسْبَۃُ؟ پھر نبی کریم ﷺ کے ساتھ نسبت کیسی؟ فرمایا: کَنِسْبَۃِ الْکَلْبِ إِلَی الرَّاعِیْ۔ مجھے سرکارِ دوعالَم ﷺ کے ساتھ وہ نسبت ہے جو کتّے کو مالک کے ساتھ ہوتی ہے۔

(المقفی الکبیر للمقریزی: 160/5، دار الغرب الإسلامی۔ الأجوبۃ المرضیۃ للسخاوی: 422/2، دار الرایۃ۔ استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوی: 675/2، دار البشائر الإسلامیۃ۔ الصواعق المحرقۃ للهیتمی: 693/2، مؤسسۃ الرسالۃ)

بلاشبہ اُن کی نسبت ہے تو سب کچھ ہے اور اُن کی نسبت نہ ہو تو کچھ بھی نہیں۔ محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا:

مَیں کجھ وی نئیں جے تیرے نال میری کوئی نسبت نئیں
مَیں سب کجھ ہاں جے میں تیرا سداواں یارسول اللہ!

سیدِ عالم ﷺ نے اُمّت کو برائیوں سے بچانے کے لیے کئی کاموں کے بارے میں یہ محبت بھری دھمکی ارشاد فرمائی کہ جو فلاں کام کرے وہ میرا نہیں یا جس نے فلاں کام کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ بُرے کاموں سے روکنے کا یہ نہایت مؤثّر انداز ہے۔ جب نسبت کی قدر جاننے والے کو معلوم ہو کہ آقا کریم ﷺ فلاں کام کرنے والے کو اپنا نہیں کہتے تو وہ ہر صورت میں اُسے چھوڑنے کی کوشش کرے گا۔

”ہم میں سے نہیں“ اور ”میرا نہیں“ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ محدثین نے لکھا: اگر کوئی بدنصیب اُس حرام کام کو حلال سمجھے تب تو مراد ہوتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں... لیکن حرام کو حلال نہ سمجھے تو مراد ہوتا ہے: وہ میری سنت پر عمل پیرا نہیں... میرے پسندیدہ طریقے پر نہیں... میرے پیاروں میں سے نہیں... میرے اخلاق سے آراستہ نہیں۔

مسلمانوں پر اسلحہ اُٹھانے والا

شریعتِ مطہرہ نے ہر مسلمان کی جان ومال اور عزت وآبرو کو تحفّظ عطا کیا ہے اور کسی شرعی وجہ کے بغیر اُسے تکلیف پہنچانے کو سخت جُرم قرار دیا ہے، حتّٰی کہ ہنسی مزاح میں بھی کسی مسلمان پر ہتھیار اُٹھانے اور اُسے پریشان کرنے کی اِجازت نہیں دی۔

شہزادۂ فاروقِ اعظم سیدنا عبد اللہ، سیدنا ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشادِ گرامی روایت کیا: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.» ”جو ہمارے (مسلمانوں کے) خلاف ہتھیار اُٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔“ (صحیح بخاری، حدیث:7070، 7071، صحیح مسلم، حدیث:164) محدثین کرام رَحِمَہُمُ اللہ نے لکھا: ظلم کرنے کے لیے ہتھیار اُٹھائے، یا صرف خوف زدہ کرنے کے لیے، یا ویسے ہی ہنسی مذاق کے طور پر... سب صورتیں اِس وعید میں شامل ہیں۔[1]

فقط اسلحہ اُٹھانے کی ممانعت ہی نہیں، بلکہ بلاوجہ کسی بھی ذریعہ سے مسلمان کو پریشان کرنا سخت گناہ ہے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان جانِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، ایک صاحب سو گئے تو دوسرے کچھ حضرات نے بطورِ مزاح اُن کی رسّی چھپا دی، جب اُن کی آنکھ کھلی تو وہ پریشان ہو گئے، رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا.» ”کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کو خوف زدہ کرے۔“ (سنن ابو داود، حدیث:5004)

لمحۂ فکریہ: حدیثِ مبارک میں ہنسی مزاح کے طور پر بھی مسلمان کے خلاف اسلحہ اُٹھانے سے روکا گیا اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسا کرنے والے کے بارے میں فرمایا: ”وہ ہمارے طریقے پر نہیں“، مگر ہماری صورتِ حال یہ ہے کہ معمولی باتوں پر سچ مچ میں دوسروں پر ظلم کے لیے ہتھیار اُٹھا لیتے ہیں اور جان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ ذاتی اختلافات کے ساتھ ساتھ سیاسی چپقلش میں یہی کچھ کیا جاتا ہے، ماضی قریب میں سیاسی لڑائیوں کے اندر نہ جانے کتنی قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَنْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَّلَوْ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَّقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: آيِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللهِ.» یعنی ”جس نے مسلمان کے ناحق قتل میں معمولی تعاون کیا، اگرچہ صرف آدھا لفظ ہی بولا، جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا: «یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے»۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث:2620) قتلِ مسلم میں تعاون کا یہ انجام ہے تو خود قاتل کا کیا حال ہو گا!

رنگ لائے گی جو محشر میں تو اُڑ جائے گا رنگ　　　یوں نہ کہیے سُرخیٔ خونِ قتیلاں کچھ نہیں

---

[1] (مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ): أَيْ: سَلَّهُ لِلَّعِبِ وَالْهَزْلِ أَوْ لِإِدْخَالِ الرَّوْعِ وَالْخَوْفِ. (مرقاۃ المفاتیح)

مونچھیں نہ تراشنے والا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا فرمایا۔[التین4:95] اور تمام انسانوں میں سب سے زیادہ حُسن وجمال اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کو عطا فرمایا۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ اچھے بھی ہیں اور سب سے بڑھ کر حسین بھی ہیں۔ دانا شخص وہی ہے جو کوشش کرے کہ اُس کی سیرت وصورت حسینوں کے سردار ﷺ کی سنّت کے مطابق ہو۔

بعض اوقات اپنی ظاہری صورت کو سنت کے مطابق بنانا بھی قبولیت وبخشش کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ شفیع المذنبین ﷺ نے ابوعبد اللہ نامی اپنے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا تھا:خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقِرَّهُ حَتّٰى[1] تَلْقَانِيْ۔یعنی ”مونچھیں کٹواؤ، پھر اِس کی پابندی رکھنا؛ تاکہ تمھاری (حوضِ کوثر وغیرہ پر) مجھ سے ملاقات ہو۔“(مسند احمد، حدیث:17594)

جب کہ بعض اوقات ظاہری صورت کو سنت کے خلاف رکھنے کا نتیجہ بہت بُرا نکلتا ہے۔سیدنا زید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا:«مَنْ لَّمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا ۔»یعنی ”جو اپنی مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔“(جامع ترمذی، حدیث:2761)

ہمیں چاہیے کہ حسینوں کے سردار ﷺ کے حُسن کی خیرات پانے کے لیے اپنی ظاہری صورت کو بھی سنت کے مطابق بنائیں... مونچھیں چھوٹی رکھیں اور داڑھی بڑھائیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشادِ نبوی روایت کیا:خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ، وَفِّرُوا اللِّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔یعنی ”مشرکوں کے طریقے کے خلاف کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو۔“(صحیح بخاری، حدیث:5892)

مونچھیں کتنی چھوٹی اور داڑھی کس قدر بڑی ہونی چاہیے؟ سنت یہ ہے کہ مونچھیں اُوپر والے ہونٹوں کے بالائی حصے سے نیچے نہ لٹکیں۔(بہارِ شریعت، ج:3، ص:585، م:14) اور داڑھی کم از کم ایک مُشت ہونا ضروری ہے۔ درج بالا حدیث کے راوی کہتے ہیں: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، فَمَا فَضَلَ أَخَذَهٗ۔ یعنی سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج یا عمرہ سے فارغ ہوکر اپنی داڑھی مبارک مٹھی میں پکڑتے، ایک مٹھی سے جتنی زیادہ ہوتی اُسے کٹوادیتے۔(صحیح بخاری، حدیث:5892)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نے لکھا:اِس زمانہ میں داڑھی مونچھ میں طرح طرح کی تراش خراش کی جاتی ہے، بعض داڑھی مونچھ کا بالکل صفایا کرادیتے ہیں... کسی کی داڑھی فرنچ کٹ اور کسی کی کرزن فیشن ہوتی ہے، یہ جو کچھ ہورہاہے سب نصارٰی کے اتباع و تقلید میں ہورہاہے۔ ہر مسلمان کو تعلیماتِ اسلام کا مجسّمہ ہونا چاہیے، اخلاقِ سلف صالحین کا نمونہ ہونا چاہیے، اسلامی شعار کی حفاظت کرنی چاہیے؛ تاکہ دوسری قوموں پر اِس کا اثر پڑے۔(بہارِ شریعت، ج:3، ص:585،586، ملتقطًا)

---

[1] وَ"حَتّٰى" تَحْتَمِلُ الْغَايَةَ وَالْعِلَّةَ۔(مرقاۃ المفاتیح)

قرآنِ مجید خوب صورت آواز سے نہ پڑھنے والا

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اِس کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اِس پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ صحیح تلفّظ اور خوب صورت آواز کے ساتھ اِس کی تلاوت کی جائے۔ قرآنِ مجید کو صحیح تلفّظ اور خوش اِلحانی کے ساتھ پڑھنے پر ربّ تعالیٰ بہت اِنعام فرماتا ہے، جب کہ ایسا نہ کرنے پر حدیثِ پاک میں سخت وعید فرمائی گئی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔»[1] وفی روایۃ: يَجْهَرُ بِهٖ۔ یعنی "جو قرآنِ مجید کو (صحیح تلفّظ اور) خوش اِلحانی کے ساتھ بلند آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔" (صحیح بخاری: 7527)
اِس حدیث کے راویوں میں سے ایک صاحب حضرت عبد الجبار علیہ الرحمہ نے اپنے استاذ حضرت عبد اللہ ابن ابی مُلَیکہ علیہ الرحمہ سے پوچھا: اگر کسی کی آواز خوب صورت نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ تو اُنھوں نے فرمایا: يُحَسِّنُهٗ مَا اسْتَطَاعَ۔ وہ اپنی طاقت کے مطابق خوب صورت پڑھنے کی کوشش کرے۔ (سنن ابوداود، حدیث: 1471)

سیدنا فَضالہ بن عُبَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترتیل کے ساتھ خوب تر انداز میں تلاوت کرنے کا شوق دلانے کے لیے اِرشاد فرمایا: لَلّٰهُ أَشَدُّ أَذَنًا[2] إِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهٖ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلٰى قَيْنَتِهٖ۔ یعنی "جب قرآنِ مجید کو (صحیح تلفّظ اور) خوب صورت آواز کے ساتھ پڑھنے والا مسلمان بلند آواز سے تلاوت کرتا ہے تو (ربّ تعالیٰ کی طرف سے ایسا اِنعام واِکرام ہوتا ہے کہ) گانے کا شوقین گانے والی کو اتنے شوق سے نہیں سنتا جتنا ربّ تعالیٰ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والے پر کرم فرماتا ہے۔" (سننِ ابن ماجہ، حدیث: 1340)

افسوس کہ بلا مبالغہ ہم میں سے 90٪ یا اِس سے زیادہ لوگ قرآنِ مجید کو صحیح تلفّظ اور خوب صورت آواز کے ساتھ نہیں پڑھتے، اِس سے بھی بڑھ کر افسوس ناک بات یہ کہ ہمیں اِس بات کا شعور ہی نہیں کہ قرآنِ مجید کا صحیح تلفظ سیکھنا اور اُسے صحیح پڑھنا فرضِ عین ہے۔ اگر قرآنِ مجید کو صحیح نہ پڑھا جائے تو ثواب کے بجائے گناہ ملتا ہے... جس طرح نماز چھوڑنا گناہِ کبیرہ ہے، اِسی طرح قرآن مجید کا صحیح تلفظ نہ سیکھنا بھی گناہِ کبیرہ ہے۔

---

[1] حدیثِ مبارک کے اِن کلمات کے مختلف معانی ہیں: شیخ قاری علیہ الرحمہ نے لکھا: مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ: أَيْ لَمْ يُحَسِّنْ صَوْتَهٗ بِهٖ، أَوْ لَمْ يَجْهَرْ، أَوْ لَمْ يَسْتَغْنِ بِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ، أَوْ لَمْ يَتَرَنَّمْ، أَوْ لَمْ يَتَحَزَّنْ، أَوْ لَمْ يَطْلُبْ بِهٖ غِنَى النَّفْسِ، أَوْ لَمْ يَرْجُ بِهٖ غِنَى الْيَدِ۔ (مرقاۃ المفاتیح)

[2] الإصغاء إلى الشيء قبولٌ له واعتناءٌ به، ويترتّب عليه إكرامُ المُصغى إليه، فعبّر عن الإكرامِ بالإصغاء۔ وفائدتُه حثُّ القارىء على إعطاءِ القراءةِ حقَّها من ترتيلٍ وتحسينٍ ما أمكنَ۔ (فيض القدير شرح الجامع الصغير، تحت الحديث: 7195)

چھوٹوں پر رحم، بڑوں کی تعظیم اور عالم کا حق ادا نہ کرنے والا

رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خود بھی خُلقِ عظیم کے مالک ہیں اور اپنی اُمّت کو بھی اعلیٰ اخلاق کی تربیت عطا فرمائی ہے۔ تعلیماتِ نبویہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مسلمان دوسروں کے ساتھ اُن کی حیثیت ودرجہ کے مطابق بہترین سلوک کرے۔ جو شخص دوسرے مسلمانوں کے حقوق ادا نہ کرے اُس کے لیے حدیثِ پاک میں وعید ارشاد فرمائی گئی ہے۔

سیدنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا[1] وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا وزید فی روایۃٍ: حَقَّهٗ.[2] یعنی "جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔"

(المستدرک علی الصحیحین، حدیث:421، مسند احمد، حدیث:22755، مکارم الأخلاق للطبرانی، حدیث:147)

اِس حدیثِ مبارک میں رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پیار بھری دھمکی کے ذریعے تین باتوں کی تربیت فرمائی:

⟸ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جو مسلمان علمِ دین یا تقویٰ وطہارت یا عمر میں اُس سے بڑا ہے اُس کی تعظیم و تکریم کرے۔ یہ سمجھے کہ باری تعالیٰ نے اُسے علم و تقویٰ اور عبادت و تجربہ میں مجھ سے بڑا درجہ عطا فرمایا ہے۔

⟸ نیز ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جو مسلمان عمر میں یا علم میں یا درجہ میں اُس سے چھوٹا ہے اُس کی حیثیت و ضرورت کے مطابق اُس پر شفقت و مہربانی اور اِحسان کرے۔ (مرآۃ المناجیح، ملخصًا) سمجھے کہ عمر میں مجھ سے چھوٹوں کے گناہ نہیں ہیں یا مجھ سے کم ہیں۔ (فیض القدیر)

⟸ ہر مسلمان پر یہ بھی لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علمِ دین کو جو بلند شان عطا فرمائی ہے اُس کی قدر کرتے ہوئے علمائے دین کا حق پہچانے... اُن کی تعظیم و توقیر کرے اور وہ قرآن و سنت کی روشنی میں جو حکم دیں اُس پر عمل کرے۔ (التنویر وفیض القدیر، ملخصًا) علمائے حق کی عظمت یہ ہے کہ ربّ تعالیٰ بھی اُن پر رحمت فرماتا ہے اور زمین و آسمان کی تمام مخلوق بھی اُن کے لیے دُعائیں کرتی ہے۔

اگر ہم اِس حدیثِ پاک کی روشنی میں اپنی صورتِ حال کا جائزہ لیں تو شرم سے سر جھک جاتا ہے۔ نہ چھوٹوں پر شفقت کرتے ہیں، نہ بڑوں کی تعظیم کرتے ہیں اور نہ ہی علمائے دین کی قدر کرتے ہیں، حالانکہ مقصودِ بزمِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسا کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ وہ ہمارے پیاروں میں سے نہیں۔

---

[1] الظاهر أن ضمير المتكلم كناية عن المسلمين. (لمعات التنقيح)

[2] وروى الترمذي: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (جامع الترمذي، رقم الحديث: 1921)

مخالف جنس کے ساتھ مشابہت کرنے والا

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بے شمار اشیا اور لاتعداد جانداروں کو پیدا فرما کر انسان کو اُن میں سب سے زیادہ عزت و شرف عطا کیا، پھر اپنی حکمت سے انسان کی دو صِنفیں بنائیں، کچھ کو مَرد اور کچھ کو خواتین پیدا فرمایا اور دونوں کو مختلف اُمور میں ایک دوسرے سے منفرد و ممتاز کیا، ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب حکمت کے تقاضے کے عین مطابق ہے۔ اگر کوئی عقل کا اندھا اِس تخلیق پر اعتراض کرتا ہے، یا ربّ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر اللہ تعالیٰ کو ناراض کر رہا ہے۔

جب شیطان لعین کو مردود کر کے جنت سے نکالا گیا تو اُس نے تکبر کرتے ہوئے یہ بھی دعوٰی کیا تھا: وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ... ”اور مَیں ضرور لوگوں کو کہوں گا تو یقیناً وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورتوں کو تبدیل کریں گے۔“[النساء4:119]

اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں کو تبدیل کرنے والا اپنی کم عقلی و نادانی کی وجہ سے گویا اللہ تعالیٰ کے پیدا فرمانے کو ناپسند کرتا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے والے کے بارے میں فرمایا: ”وہ ہم میں سے نہیں“، نیز آپ ﷺ نے اُس پر لعنت فرمائی۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ عالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ۔ یعنی ”جو عورتیں مَردوں کے ساتھ مشابہت کریں وہ ہم میں سے نہیں اور جو مَرد خواتین کے ساتھ مشابہت کریں وہ ہم میں سے نہیں۔“ (مسند احمد، حدیث:6875، المعجم الکبیر، حدیث:14332)

مخالف جنس کے ساتھ مشابہت کی مختلف صورتیں ہیں اور سبھی سے سختی کے ساتھ منع فرمایا گیا ہے۔

لباس میں مشابہت: مَردانہ شلوار قمیص اور شرٹ وغیرہ مَردوں کا لباس ہے، اگر عورت یہ لباس پہنے تو مَردوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ نیز گرمی کے موسم میں پورے سَتر کو چھپانے والا قدرے باریک اور مختصر لباس پہننا فقط مَردوں کے لیے جائز ہے، عورتیں ایسا لباس پہنیں تو مَردوں سے مشابہت ہے... دوسری طرف شوخ سرخ رنگ اور چمکیلے رنگ برنگے لباس عورتوں کے لیے ہیں، اگر مَرد ایسے کپڑے پہنے تو عورتوں سے مشابہت ہے۔ جوتے وغیرہ بھی مَردوں اور خواتین کے مختلف ہوتے ہیں، اِن میں مشابہت بھی حرام ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ۔ ”رسول اللہ ﷺ نے عورت کا لباس پہننے والے مَرد پر اور مَرد کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی۔“ (سنن ابو داود، حدیث:4098)

گفتگو اور چال چلن میں مشابہت: عورتوں کو حکم ہے کہ حیا کے ساتھ آہستہ آواز میں بات کریں، حتّٰی کہ اُنھیں نماز کے لیے اذان کہنے کی بھی اجازت نہیں اور مَردوں کو حکم ہے کہ وقار کے ساتھ مَردانہ لہجے میں بات کریں، اِس کا اُلٹ کرنا دوسری جنس کے ساتھ مشابہت ہے۔ عورت کا مَردانہ چال چلنا یا مَرد کا زنانہ انداز میں چلنا بھی مخالف جنس کے ساتھ مشابہت ہے، جس پر لعنت

فرمائی گئی ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ایک خاتون کو گلے میں تلوار لٹکائے مَردانہ چال چلتے دیکھا تو (اُسے ڈانٹنے کے لیے) کہا: مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو عورتیں مَردوں کے ساتھ مشابہت کریں وہ ہم میں سے نہیں اور جو مَرد خواتین کے ساتھ مشابہت کریں وہ ہم میں سے نہیں۔“ (مسند احمد، حدیث: 6875، المعجم الکبیر، حدیث: 14332)

وضع قطع میں مشابہت: اللہ تعالیٰ نے مَردوں اور عورتوں کو الگ الگ حسن سے نوازا ہے... مَرد کا حُسن یہ ہے کہ اُس کے چہرے پر ایک مُشت داڑھی ہو اور سر کے بال چھوٹے ہوں، جب کہ خاتون کا حُسن اِس میں ہے کہ سر کے بال بڑے ہوں اور قدرت نے اُسے بے ریش پیدا کیا ہے... تو مَرد کا داڑھی مُنڈوانا، یا خواتین کی طرح سر کے بال کندھوں سے نیچے تک رکھنا، یا بالوں کو پونی وغیرہ لگانا، یا بالوں کا جُوڑا بنانا عورتوں سے مشابہت ہے، جب کہ کسی عورت کا سر کے بال یا ابرو کے بال چھوٹے کروانا مَردوں سے مشابہت ہے۔

اِسی طرح زینت کی اجازت صرف عورتوں کو دی گئی ہے، وہ اپنے شوہر کی خوشی کے لیے بناؤ سنگھار کر سکتی ہیں... مَرد کا زینت کرنا، گلے میں لاکٹ یا ہاتھ پاؤں میں کڑے یا کانوں میں بالیاں ڈالنا، یا ریشمی لباس پہننا عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے اور ناجائز ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ... ”رسول اکرم ﷺ نے زنانہ مَردوں (خواتین کے ساتھ مشابہت کرنے والے مَردوں) اور مَردانی عورتوں (مَردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں) پر لعنت فرمائی۔“ (صحیح بخاری، حدیث: 5886)

جنس کی تبدیلی: اگر دوسری جنس کے ساتھ مشابہت سے اِس قدر سختی کے ساتھ منع فرمایا گیا ہے تو اپنی جنس تبدیل کرنا کتنا بڑا جرم ہو گا! کچھ عرصہ قبل پاکستان میں (Transgender Persons (Protection of Rights) Act) ”تحفظِ حقوقِ خواجہ سرا ایکٹ“ کے عنوان سے ایک قانون پاس کیا گیا، اِس کے مطابق جو شخص پیدائشی طور پر مکمل مرد یا عورت ہو، پھر کسی وجہ سے اپنی پیدائشی جنس تبدیل کرنا چاہے تو اُسے یہ حق ہے کہ وہ اپنی جنس تبدیل کروالے۔

اِس قانون میں ٹرانس جینڈر والی شق کو پہلے دن سے ہی محبِّ وطن مذہبی حلقوں نے ناقابلِ قبول قرار دیا تھا اور اسلامی نظریاتی کونسل بھی اِسے اسلامی تعلیمات کے منافی قرار دے چکی تھی۔ گزشتہ جمعۃ المبارک (19 مئی، 2023ء) کو وِفاقی شرعی عدالت نے بھی اپنے فیصلے میں اِس شق کو قرآن و سنت کے خلاف قرار دیا ہے۔

ہم اِس فیصلے کی تحسین کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اِس ایکٹ سمیت تمام غیر شرعی قوانین کو فوری طور پر تبدیل کرتے ہوئے شریعت کے مطابق بنایا جائے، آئینِ پاکستان کے مطابق اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قرآن و سنت کے خلاف کوئی بھی قانون نہیں بنایا جا سکتا۔

حرفِ آخر

نبیِ کریم ﷺ سے غلامی کی نسبت ہمارے لیے سرمایۂ حیات ہے، بے شمار گناہوں کے باوجود اُن کی نسبت سے ہی اِس دُنیا میں عذاب سے محفوظ ہیں اور اُنہی کی نسبت سے روزِ قیامت بخشش کی اُمّید ہے۔

برادرِ اعلیٰ حضرت استاذِ زمن مولانا حسن رضا بریلوی علیہما الرحمہ نے خوب کہا:

نہیں محشر میں جس کو دسترس آقا کے دامن تک
بھرے بازار میں اُس بے نوا کا ہاتھ خالی ہے

نبیِ کریم ﷺ نے اُمّت کو گناہوں سے روکنے کے لیے بعض باتوں سے متعلق ارشاد فرمایا: "جو یہ کام کرے وہ میرا نہیں، وہ ہم میں سے نہیں۔" محبت بھری اِس دھمکی سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان اپنے آقا کریم ﷺ کے ساتھ نسبت کی قدر کرے اور ہر اُس کام سے دُور رہے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے ہیں۔

گزشتہ اور آج کے خطبہ میں مذکور مختلف احادیثِ کریمہ سے تربیت ملتی ہے کہ:

⇐ ہمیشہ حق بات کی حمایت کرنی چاہیے اور ظلم وزیادتی پر کسی سے تعاون نہیں کرنا چاہیے، خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو۔ ظلم پر مدد کرنے والا مسلمانوں کے طریقے پر نہیں ہے۔

⇐ اپنا اثر ورسوخ یا دولت وسرمایہ استعمال کرتے ہوئے کسی کا حق چھیننے کی ہرگز کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ ناحق دعویٰ کرنے والا مصطفیٰ کریم ﷺ کے پیاروں میں سے نہیں ہے۔

⇐ اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھتے ہوئے اُس سے دُعا کرنی چاہیے اور بدشگونی کے بجائے نیک فالی لینی چاہیے۔ کسی چیز، جگہ یا وقت وغیرہ کو منحوس سمجھنے والا اسلامی اخلاق پر نہیں ہے۔

⇐ حکمران کے ظلم کی تصدیق وتائید کرکے اپنی آخرت تباہ نہیں کرنی چاہیے۔ ایسا کرنے والا قُربِ مصطفیٰ ﷺ سے محروم رہتا ہے اور وعید ہے کہ اُسے حوضِ کوثر پر حاضری نصیب نہیں ہوگی۔

⇐ میاں بیوی اور دیگر مسلمانوں کے درمیان کسی بھی طریقے سے فساد ڈالنے اور اُن کے باہمی معاملات بگاڑنے سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔ فساد ڈالنے والا سرکارِ دوعالم ﷺ کے طریقہ پر نہیں ہے۔

⇐ بلاوجہ کسی بھی مسلمان کو پریشان اور خوف زدہ نہیں کرنا چاہیے۔ ظلم کے لیے، یا ڈرانے کے لیے یا ویسے ہی ہنسی مزاح کے طور پر مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اُٹھانے والا اخلاقِ نبویہ پر نہیں ہے۔

⇐ سیرت و کردار کے ساتھ ساتھ ظاہری صورت بھی سنّتِ نبویہ کے مطابق ہونی چاہیے، مونچھیں چھوٹی اور داڑھی کم از کم ایک مُشت ہونی چاہیے۔ مونچھیں نہ کٹوانے والے کے بارے میں خطرہ ہے کہ اُس کا خاتمہ اچھا نہ ہو۔(1)

⇐ قرآنِ مجید کا حق ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اُسے صحیح تلفّظ کے ساتھ خوب صورت آواز میں پڑھیں۔ جو شخص ایسا نہ کرے خدشہ ہے کہ وہ رحمتِ عالم ﷺ کے قُربِ خاص سے محروم رہ جائے گا۔(2)

⇐ سرکارِ دوعالَم ﷺ نے تربیت فرمائی ہے کہ ہم چھوٹوں پر شفقت کریں، بڑوں کی تعظیم کریں اور علمائے دین کا حق پہچانیں۔ ایسا نہ کرنے والا سنتِ نبویہ پر نہیں ہے۔

⇐ اللہ تعالیٰ نے جیسا پیدا فرمایا ہے اُسے پسند کرنا اور اُس کے مطابق زندگی گزارنا ہی دانائی اور کامیابی ہے۔ جو مَرد عورتوں کے ساتھ مشابہت کرے یا جو خاتون مَردوں کے ساتھ مشابہت کرے وہ سچے غلامانِ رسول ﷺ سے نہیں۔

⇐ مرتے دم تک عقیدۂ اہلِ سنت وجماعت پر استقامت اختیار کرنی چاہیے اور گمراہوں سے دُور رہنا چاہیے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ۔
”بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی فرقے بن گئے، اے حبیبِ مکرم! آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں، اُن کا معاملہ صرف اللہ کے سپرد ہے، پھر وہ اُنھیں بتادے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔“ [الانعام 6:159]

زمانہ چھوٹ جائے رُوٹھ جائے کچھ نہیں پرواہ
نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن تمہارا یا رسول اللہ

اگر کوئی تمنّا ہے تو بس اتنی تمنّا ہے
مَیں کہلاؤں دوعالَم میں تمہارا یا رسول اللہ

اللہ تعالیٰ سرورِ عالم ﷺ سے ہمارا غلامی کا رشتہ ہمیشہ قائم رکھے اور اِس نسبت کے طُفیل ہماری بخشش ومغفرت فرمائے۔

ربِّ کریم پاکستان سمیت دُنیا بھر کے اسلامی ممالک کو غیرت مند قیادت سے نوازے اور اُمّتِ مسلمہ کو وَحدت عطا فرمائے۔

خالقِ کائنات اسلام کو غلبہ عطا فرمائے، تمام دشمنانِ اسلام کو ذلیل ورُسوا کرے، مُلکِ پاکستان کو ہر قسم کی دہشت گردی اور بحرانوں سے نجات دے اور کشمیر و فلسطین سمیت دُنیا بھر کے دیگر مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے۔

آمین بجاہ النبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] «مَنْ لَّمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا»: وَالظَّاهِرُ أَنَّ مَعْنَاهُ لَيْسَ مِنْ كُمَّلِ أَهْلِ طَرِيْقَتِنَا، أَوْ تَهْدِيْدٌ لِّتَارِكِ هٰذِهِ السُّنَّةِ أَوْ تَخْوِيْفٌ لَّهٗ عَلَى الْمَوْتِ لِغَيْرِ هٰذِهِ الْمِلَّةِ۔ (مرقاۃ المفاتیح)

[2] لَيْسَ مِنَّا: أَيْ خُلُقًا وَّسِيرَةً أَوْ مُتَّصِلًا بِنَا وَمُتَابِعًا لَنَا فِيْ طَرِيْقَتِنَا الْكَامِلَةِ۔ (مرقاۃ المفاتیح)